Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ
الفضل
ربوہ
ایڈیٹر: نسیم سیفی
فون ۴۴۹
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴
جلد ۴۰/۷۵ ہفتہ ۲۹ جمادی الثانی ۱۴۱۰ھ، ۲۷ صلح ۱۳۶۹ ہش، ۲۷ جنوری ۱۹۹۰ء نمبر ۲۳

صد سالہ جشن کا سال

"یہ سال چونکہ غیر معمولی خصوصیت کا سال ہے۔ اس سال دنیا کی کسی جماعت کو بھی اپنے اخلاص پر یہ داغ نہیں لگنے دینا چاہیئے کہ جب ساری دنیا میں ۱۹۸۹ء کا سال نمایاں شان سے آگے بڑھ رہا تھا تو ہمارے پاس سے جب یہ سال گزرا تو اسکے قدم ڈھیلے پڑ گئے اور پچھلے سال سے بھی پیچھے رہ گیا"۔

(ارشاد سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ (الرابع) ایدہ اللہ
الفضل ۱۱ جنوری ۱۹۹۰ء صـ۴)

ارشادات عالیہ سیدنا حضرت اقدس بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

"دعا کی مثال ایک چشمہ شیریں کی طرح ہے جس پر (صاحب ایمان) بیٹھا ہوا ہے وہ جب چاہے اس چشمہ سے اپنے آپ کو سیراب کر سکتا ہے۔ جس طرح ایک مچھلی بغیر پانی کے زندہ نہیں رہ سکتی اسی طرح (صاحب ایمان) کا پانی دعا ہے کہ جس کے بغیر وہ زندہ نہیں رہ سکتا۔ اس دعا کا ٹھیک محل نماز ہے جس میں وہ راحت اور سرور (صاحب ایمان) کو ملتا ہے کہ جس کے مقابل ایک عیاش کا کامل درجہ کا سرور جو اسے کسی بدمعاشی میں میسر آ سکتا ہے، ہیچ ہے۔ بڑی بات جو دعا میں حاصل ہوتی ہے وہ قرب الٰہی ہے۔ دعا کے ذریعہ ہی انسان خدا تعالےٰ کے نزدیک ہو جاتا اور اسے اپنی طرف کھینچتا ہے۔ جب (صاحب ایمان) کی دعا میں پورا اخلاص اور انقطاع پیدا ہو جاتا ہے تو خدا تعالےٰ کو بھی اس پر رحم آ جاتا ہے اور خدا تعالیٰ اس کا متولّی ہو جاتا ہے۔ اگر انسان اپنی زندگی پر غور کرے تو الٰہی تولّی کے بغیر انسانی زندگی قطعاً تلخ ہو جاتی ہے۔ دیکھ لیجئے جب انسان حدّ بلوغت کو پہنچتا ہے اور اپنے نفع و نقصان کو سمجھنے لگتا ہے تو نامرادیوں ناکامیوں اور قسما قسم کے مصائب کا ایک لمبا سلسلہ شروع ہو جاتا ہے۔ وہ ان سے بچنے کے لئے طرح طرح کی کوششیں کرتا ہے دولت کے ذریعہ، تعلق حکام کے ذریعہ، قسما قسم کے حیلہ و فریب کے ذریعہ وہ بچاؤ کے راہ نکالتا ہے۔ لیکن مشکل ہے کہ وہ اس میں کامیاب ہو"۔

(ملفوظات جلد ہفتم صـ۵۹)

قول سدید کا تقویٰ کے ساتھ پیوند بہت ضروری ہے

ارشادات سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ (الرابع) ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

"آپ یہ معلوم کر کے تعجب کریں گے کہ وہ قومیں جن میں بہت بدیاں پھیلی ہوئی ہیں مثلاً شمالی یورپ ہے اس میں قول سدید کا معیار ہماری قوموں کی نسبت بہت اونچا ہے۔ انگلستان میں بھی، جرمنی میں بھی، سکنڈے نیوین ممالک میں بھی قول سدید کا معیار اکثر مشرقی قوموں کی نسبت بہت اونچا ہے لیکن برائیاں پھر بھی موجود ہیں۔ پس یہ ...... بات ہمیشہ مدنظر رکھیں کہ قول سدید فی ذاتہٖ برائیاں دور کرنے کا اہل نہیں ہوتا جب تک اس کا تقویٰ کے ساتھ پیوند نہ ہو۔ یہ وہ ہتھیار ہے کہ جب تقویٰ کے ہاتھوں میں آتا ہے تو پھر یہ برائیوں کی جڑیں کاٹتا ہے اور حُسن کو اُبھارتا ہے۔ اور اگر یہ تقویٰ کے ہاتھ میں نہ ہو تو پھر برائیوں کے اضافہ کا بھی موجب بن جایا کرتا ہے۔ ایسی صورت میں قول سدید کا یہ مطلب ہو جاتا ہے، کہ تم اپنے کام سے کام رکھو۔ میں اپنے کام سے کام رکھوں۔ یہ برائی مجھے اچھی لگتی ہے میرا حق ہے میں اختیار کروں، یعنی قول سدید رفتہ رفتہ بے حیائی کیلئے استعمال ہونا شروع ہو جاتا ہے۔ ایسے لوگ کہتے ہیں ٹھیک ہے سارے کرتے ہیں میں بھی کروں گا تو کوئی بات نہیں۔ اس طرح جب شیطانی قوتوں کے ہاتھ میں قول سدید عجیب عجیب شکلیں اختیار کر لیتا ہے تو پھر حیرت انگیز طور پر یہ حسین ہتھیار بُرے نتائج پیدا کرنے لگ جاتا ہے۔ اس کی مثال ایسی ہے کہ جب کھیتوں کی نلائی کی جاتی ہے تو ایک اچھا زمیندار اسی ہتھیار سے اچھی نلائی کر دیتا ہے۔ اور ایک ناواقف نہ صرف یہ کہ ان پودوں کو جن کی حفاظت کرنا مقصود ہے کاٹ ڈالتا ہے اور گندی جڑی بوٹیوں کو رہنے دیتا ہے بلکہ بعض دفعہ اپنے پاؤں بھی کاٹ لیتا ہے"۔

(خطبہ جمعہ فرمودہ ۱۵ نومبر ۱۹۸۵ء)

انسان کی زاہدانہ زندگی کا بڑا بھاری معیار نماز ہے۔ وہ شخص جو خدا کے حضور نماز میں گریاں رہتا ہے امن میں رہتا ہے۔

○ مکرم چوہدری جمیل احمد ولد چوہدری محمد حسین صاحب چک ۲۱۴ ۹-R ضلع بہاولنگر (حال مغربی جرمنی) کا نکاح عزیزہ نائیلہ تبسّم صاحبہ بنت مکرم چوہدری شریف احمد صاحب گلو دارالصدر شرقی ربوہ کے ساتھ مورخہ ۱۲ جنوری ۱۹۹۰ء بروز جمعۃ المبارک بعد نماز عصر بیت المبارک ربوہ میں مکرم مولانا دوست محمد صاحب شاہد نے مبلغ تیس ہزار روپے حق مہر پر پڑھا۔

○ مکرم عامر محمود احمد صاحب ابن مکرم محمود احمد صاحب اختر کا نکاح عزیزہ مبارکہ قریشی صاحبہ بنت مکرم بشیر احمد صاحب قریشی دہلوی کے ہمراہ مؤرخہ ۱۵ جنوری کو بعد نماز مغرب احمدیہ دارالحمد واہ کینٹ میں بعوض چالیس ہزار روپے مکرم شیخ محمد نعیم صاحب شاہد مربّی سلسلہ نے پڑھایا۔ عزیز عامر محمود احمد صاحب مکرم چوہدری شریف صاحب قادیانی ریٹائرڈ اسٹیشن ماسٹر کے پوتے ہیں۔ اور عزیزہ مبارکہ قریشی صاحبہ مکرم منشی عبدالعزیز صاحب دہلوی کی پوتی ہیں۔

○ مکرم عطاء ربّی صاحب کے بیٹے عزیز طارق محمود صاحب آف ناروے کا نکاح عزیزہ عتیقہ نذیر صاحبہ بنت چوہدری نذیر احمد صاحب صدر محلہ دارالصدر غربی سے مبلغ تیس ہزار روپے حق مہر پر مؤرخہ ۲۹ دسمبر ۱۹۸۹ء کو مکرم جناب مبارک مصلح الدین صاحب نے بیت المبارک ربوہ میں پڑھا۔

○ مکرمہ روبینہ بیگم صاحبہ بنت مکرم چوہدری رشید احمد صاحب طارق معلّم وقف جدید ربوہ کا نکاح مؤرخہ ۵ جنوری ۱۹۹۰ء بروز جمعۃ المبارک بعد نماز عصر بیت المبارک میں مکرم مولانا سلطان محمود صاحب انور ناظر اصلاح وارشاد مرکزیہ ربوہ نے مکرم حافظ عبدالحنان صاحب ابن مکرم اللہ رکھا صاحب دارالرحمت غربی ربوہ کے ساتھ مبلغ دس ہزار روپے حق مہر پر پڑھا۔

○ مکرم چوہدری مظفر احمد خالد صاحب مربّی سلسلہ ابن مکرم چوہدری رشید احمد صاحب طارق معلّم وقف جدید کا نکاح مؤرخہ ۵ جنوری ۱۹۹۰ء بروز جمعۃ المبارک بعد نماز عصر بیت المبارک میں مکرم شیخ مظفر احمد صاحب دنیا پوری کی صاحبزادی حافظہ منورہ مبارکہ صاحبہ سے بحق مہر

باقی صـ۸ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ
پبلشر : آغا سیف اللہ ، پرنٹر : قاضی منیر احمد
مطبع : ضیاء الاسلام پریس۔ ربوہ ، مقام اشاعت : دارالنصر غربی ربوہ
قیمت : ایک روپیہ پچاس پیسے

۲۷ صلح ۱۳۶۹ ہش ۲۷ جنوری ۱۹۹۰ء

قطرہ قطرہ دریا بن جاتا ہے

مثالیں ہمارے کتنا کام آتی ہیں ، چند الفاظ اور معنی کے لحاظ سے ایک لمبی چوڑی بات ۔ جیسے کہتے ہیں کوزے میں دریا بند کر دینا ۔ اور یہ بھی تو ایک مثال ہی ہے ، کتنا کچھ بیان کر دیتی ہے ۔ اس وقت جو مثال ہم پیش کرنا چاہتے ہیں وہ ہے قطرہ قطرہ دریا می شود ۔ یعنی قطرہ قطرہ اکٹھا ہوتا رہے تو یہ پانی آہستہ آہستہ اتنا زیادہ ہو سکتا ہے کہ کہا جائے کہ گویا دریا بن گیا ہے ۔ دنیا بھر کی کوئی بات ہو ۔ دنیا کا کوئی کام ہو ، شروع کر دیا جائے اور اسے جاری رکھا جائے ۔ تعداد چاہے کتنی ہی کم کیوں نہ ہو آہستہ آہستہ کچھ عرصہ کے بعد وہ ڈھیروں ڈھیر ہو جاتا ہے ۔

یہ بات نیکی کے لئے بھی ویسی ہی ہے جیسی بدی کے لئے ۔ اسی لئے کہا جاتا ہے کہ کوئی چھوٹی سے چھوٹی نیکی کرنے سے گریز نہ کیا جائے اور کسی چھوٹی سے چھوٹی بدی کو چھوٹی سمجھ کر کر نہ لیا جائے ۔ اس احساس سے کہ ہے تو برائی لیکن بالکل چھوٹی سی ہے اس کا کیا اثر ہوگا ۔ اثر ہوگا اور ضرور ہوگا ۔ پہلا اثر تو یہ ہوگا کہ اس برائی کو کسی بڑی شکل میں کرنے میں بھی قباحت نہ سمجھی جائے گی ۔ اور دوسرا اثر یہ ہوگا کہ یہ چھوٹی سی برائی چھوٹے چھوٹے نقطوں کی طرح پھیلتی چلی جائے گی ۔ اور اپنی ذات میں چھوٹی ہونے کے باوجود تعداد میں بڑھ جانے کی وجہ سے بڑی برائی بن جائے گی اور اپنا اثر پیدا کر کے رہے گی ۔

دنیاوی امور کو دیکھا جائے تو دو قسم کے لوگ پائے جاتے ہیں ، ایک وہ کہ چھوٹے نقصان کو چھوٹا سمجھ کر اس کے ازالے کی کوشش نہیں کرتے اور اس طرح آہستہ آہستہ چھوٹا نقصان تعداد میں بڑھنے لگتا ہے یا اپنی ہی ہیئت تبدیل کرتا ہے تو بڑا نقصان بن جاتا ہے ۔ اور دوسرے وہ لوگ جو چھوٹے نقصان کو کبھی چھوٹا نہیں سمجھتے ۔ جونہی ایک ذرا سا نقصان ہوا انہیں فکر لگ جاتی ہے ۔ وہ اس کا ازالہ کرتے ہیں ۔ آئندہ ویسے نقصان سے بچتے ہیں ۔

پہلی قسم کے لوگ ہمیشہ گھاٹے میں رہتے ہیں اور دوسری قسم کے لوگ ہمیشہ فائدے میں ۔ ہمارے پیارے امام نے اس طرف یہ کہہ کر توجہ دلائی ہے کہ اچھا تاجر ہر چھوٹے سے چھوٹے نقصان کی طرف متوجہ ہوتا ہے اور اس طرح آئندہ نقصان سے بچا رہتا ہے ۔ اور ہوتے ہوتے بڑا تاجر بن جاتا ہے ۔ اور جو لوگ تجارت میں چھوٹے چھوٹے نقصان کی پرواہ نہیں کرتے وہ بہت بڑا نقصان اٹھاتے ہیں اور کبھی بڑے تاجر نہیں بنتے ۔ سچ ہے قطرہ قطرہ دریا بن جاتا ہے ۔

ہم پہ وہ آمادۂ رحم و کرم
پوچھتے پھرتے ہیں بازاروں میں ہم

کیا کسی نے کان میں کچھ کہہ دیا
کھول ڈالے کس نے ان کے پیچ و خم

ابوالاقبال

ہر بات کی تہ میں تمہیں وہ بات ملے گی
جس بات میں رُوداد ملاقات ملے گی

ہر سوچ کا پیوند لگاتا ہوں کچھ اس طرح
چُپ رہ کے بھی توفیقِ مناجات ملے گی

اُٹھے جو مرے دل کے سمندر سے بخارات
آنکھوں سے ٹپکتی ہوئی برسات ملے گی

تقدیر نہ ہو راس تو پلٹ ہے ہراک بات
دن مانگنے والوں کو فقط رات ملے گی

ہر گام پہ بل جاتے ہیں ایماں کے مظاہر
چاہو گے تو جنّت کی بھی سوغات ملے گی

اُلجھاؤ نہ دامانِ خرد اپنے جنوں سے
زخموں کی وگرنہ تمہیں بارات ملے گی

جس حال میں مَیں ہوں وہ تعجّب کی نہیں بات
کل تم کو یہی صورتِ حالات ملے گی

سادات کی راہوں پہ چلو گے تو یقیناً
تم کوئی بھی ہو عزّتِ سادات ملے گی

جلتا ہے سرِ شاخ نشیمن تو جلا دو
بُلبُل کو بھی کہنے کو کوئی بات ملے گی

ہر سمت سے آئیں گے نسیم اور بھی کچھ تیر
ہر ہاتھ سے مرہم کی بھی سوغات ملے گی

نسیم سیفی

"لوگوں کی دشنام دہی پر جوش میں نہ آئیں ہر طرح کی تکلیف اور دکھ کو برداشت کر کے صبر کریں۔"
(ملفوظات جلد نہم صفحہ ۴۲۷)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

شذرات

نون سین

بچوں کی غور و پرداخت

ایک خبر کے مطابق اس سال اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی کے اجلاس کے ایام کے دوران ایک میٹنگ منعقد کی جائے گی جو بچوں کے متعلق غور و پرداخت کرے گی۔ اس میٹنگ میں کینیڈا، مصر، مالی، میکسیکو اور سویڈن اور پاکستان شامل ہوں گے۔ منصوبہ کمیٹی کے ۱۸ ارکن تھے۔ جو گذشتہ روز ایک اجلاس میں اس بات پر متفق ہو گئے کہ وزیر اعظم بے نظیر بھٹو کے خصوصی نمائندے سینیٹر جاوید جبار اس کی ۱۹ مارچ کو منعقد ہونے والی میٹنگ کی صدارت کریں۔ سینیٹر جاوید جبار سائنس اور ٹیکنالوجی کے منسٹر آف سٹیٹ ہیں۔ انہوں نے کہا کہ یہ فیصلہ پاکستان کی بہت بڑی عزت افزائی کا باعث ہے۔ اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل پیریز ڈی کوئیار ۲۶ ؍ جنوری کو اپنے فیصلہ کا اعلان کریں گے کہ اس میٹنگ کی کونسی حتمی تاریخ مقرر کی گئی ہے۔ مقصد بچوں کی حفاظت ان کی بہبود اور ان کو بے وقت موت سے بچانا ہے۔ اس چوٹی کی میٹنگ میں صدر جارج بش اور روسی رہنما میخائل گورباچوف بھی شمولیت اختیار کریں گے۔ ان کے علاوہ چالیس دیگر ممالک کے سربراہ جن میں بے نظیر بھٹو بھی شامل ہوں گی۔ شریک مجلس ہوں گے منصوبہ کمیٹی نے حال ہی میں گیارہ گھنٹے تک غور و فکر کے بعد کچھ فیصلے کئے اس میٹنگ کی صدارت کینیڈا کے اقوام متحدہ میں سفیر یویز فورٹیر YVES FORTIER نے کی۔ اس موقعے پر ۴ امور زیر بحث آئے۔ کہ منصوبہ کمیٹی کے فرائض کیا ہونے چاہئیں۔ کمیٹی کو کن امور اور کن جہات پر غور کرنا چاہیئے۔ جو ڈیکلیریشن پیش کیا جائے گا ان میں کن باتوں کا ذکر آنا چاہیئے اور یونیسف کے سکرٹریٹ کو اس میں پوری پوری مدد کرنی چاہیئے۔ اور وہ بھی رضاکارانہ طور پر مسٹر جاوید جبار گذشتہ دنوں ماسکو پہنچے جہاں وہ ماحولیاتی امور سے متعلق ایک کمیٹی میں شرکت کریں گے۔ اس کمیٹی کا افتتاح روس کے رہنما میخائل گورباچوف کریں گے۔

روس اور البانیہ

پیرسٹرائیکا روس میں میخائل گورباچوف کا ذہنی بچہ ہے۔ اور اس کے ذریعہ وہ روس میں اصلاحات نافذ کر رہے ہیں۔ لیکن اگلے روز البانیہ کے قوم پرستوں نے اپنا قومی دن اس پیرسٹرائیکا کو رد کرتے ہوئے منایا۔ کمیونسٹ پارٹی کے اخبار نے الزام لگایا کہ البانیہ کے مہاجر جو بیرونی ممالک میں رہائش پذیر ہیں ملک میں احتجاجی مظاہرے کر کے بادشاہت کو دوبارہ قائم کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ انہوں نے یہ بھی کہا کہ صدر میخائل گورباچوف کی پیرسٹرائیکا کے ذریعے نافذ کی جانے والی اصلاحات البانیہ کو قابل قبول نہیں ہیں ہمارا ملک اپنے حالات کے مطابق اور اپنے وسائل کو کام میں لاتے ہوئے دوسرے ممالک سے آزادانہ طور پر جس طرح چاہے گا۔ ترقی کرے گا۔

یونان اور یوگوسلاویہ سے جو رپورٹیں مل رہی ہیں۔ ان میں یہ بتایا گیا ہے کہ البانیہ میں بے چینی کو دور کرنے کے لئے کئی لوگوں کو سرِعام پھانسی دی گئی ہے۔ لیکن تیرانہ (دارالخلافہ) میں جن مغربی سفارتکاروں سے رابطہ ہو سکا ہے۔ ان کا کہنا ہے کہ ملک میں کسی قسم کی کوئی بے چینی نظر نہیں آتی۔ پارٹی کے اخبار نے گذشتہ دنوں اس خبر کی تردید کی کہ چار یونانی بھائیوں کو اذیت پہنچا کر ہلاک کیا گیا ہے۔ کیونکہ وہ ملک چھوڑنا چاہتے تھے۔

چار لاکھ یونانی البانیہ میں رہائش پذیر ہیں۔ بلغراد کے اخبار پولیٹیکا نے بتایا ہے کہ البانیہ کے شمالی شہر شکوڈر میں فسادات کے بعد ایمرجنسی کا اعلان کر دیا گیا ہے۔ اور کہا ہے کہ ملک کی فضا آزادی کی امیدوں سے بھرپور ہے اور دیکھئے کہ البانیہ میں تاریکی کب تک چھائی رہ سکتی ہے۔

آرچ بشپ سرافیم نے جو یونان کے قدیمی چرچ کے عہدہ دار ہیں۔ البانیہ کی شدت پسند کیمونسٹ حکومت کو متنبہ کیا ہے کہ ان کی موجودہ پالیسی ان کی حکومت کا خاتمہ کر دے گی اور ملک خون میں نہا جائے گا۔ انہوں نے کہا کہ میں تیرانہ کی حکومت کو اس کی پالیسی کے متعلق متنبہ کرتا ہوں کہ اس کی وجہ سے وہ عالمی برادری سے الگ تھلگ ہو کر رہ جائیں گے۔ اور ان کی حکومت کلیتہً گر جائے گی۔ یہ بات آرچ بشپ نے ایتھنز میں ایک ریلی کے موقع پر کہی۔

فلپائن میں سیاسی کیفیت

فلپائن میں کوری ذان اکینو کے عہدہ صدارت کے ۳۰ ماہ باقی ہیں۔ لیکن اس وقت تک ان کے خلاف چھ دفعہ کوشش ہو چکی ہے کہ ان کو صدارت سے برطرف کیا جائے۔ اور ساتویں دفعہ کوشش کی باتیں ہو رہی ہیں اور ان کی فوج اس بات کی تیاریوں میں ہر وقت مصروف رہتی ہے کہ جب بھی کوئی مشکل پیش آئے وہ اپنی ذمہ داریاں نبھا سکے۔ کہتے ہیں کہ مسائل اتنے زیادہ ہیں کہ ہر ممکن کوشش کے باوجود آئندہ ۳۰ ماہ میں ان کا حل ممکن نہیں ہے۔ منیلا کے کیتھولک آرچ بشپ جیمز کارڈینل) اور ان کے دیگر تمام بشپ مسز اکینو کو ہر ممکن اخلاقی مدد دے رہے ہیں اور منبر سے یہ اعلان بھی کیا جاتا ہے کہ حکومت کا تختہ الٹنے کی کوشش گناہ کے مترادف ہے۔ لیکن اس کے باوجود آرتھوڈکس عیسائی تنظیم بھی کبھی نہ کبھی کوئی نہ کوئی اعتراض اٹھا دیتی ہے اور اکینو کو خبردار کرتی ہے کہ وہ غلط کاموں سے اجتناب کرے اور رشوت ستانی وغیرہ ختم کرنے کی کوشش کرے فلپائن کی فوج کے بعض افسر سیاست میں حصہ لینے کی خواہش رکھتے ہیں۔ انہوں نے وزیر دفاع فڈل راموس پر اعتراض کیا ہے کہ فوج میں ضروری اصلاحات لانے کا کام نہیں کیا گیا۔

اس عرصے میں مسلمان جماعتوں اور کمیونسٹ مخالفین نے فوج میں ابتری سے فائدہ اٹھانے کی کوشش کی ہے۔ تختہ الٹنے کی چھٹی کوشش گذشتہ دسمبر میں فرو کی گئی تھی۔ اور اس کے بعد مسز اکینو نے ایک تو ایمرجنسی عائد کر دی اور دوسرے اپنی کابینہ میں رد و بدل کیا تا کہ حکومت کو جو نقصان پہنچ چکا ہے اسے کم سے کم کیا جا سکے۔ انہوں نے معاشی اور اقتصادی طور پر بھی بعض مسائل کو جلد حل کرنے کی کوششیں شروع کر دی ہیں۔ اگرچہ کابینہ میں تبدیلی کو [illegible] سابق پریس سیکرٹری ٹیوڈورو بینیتو۔ کہا ہے کہ یہ حقیقی طور پر کوئی تبدیلی لانے والی بات نہیں ہے۔ جہاں تک گذشتہ تختہ الٹنے کی کوشش کا تعلق ہے۔ انہوں نے یہ الزام لگایا تھا کہ انتظامیہ نہایت بے راہ روی سے کام کر رہی ہے۔ اور حکومت اور فوج بہت حد تک کمزور ہونے کی وجہ سے اصلاحات کے نفاذ کے قابل نہیں ہے۔

گذشتہ روز سینٹ کے چیئرمین اور ان کے ساتھ جانے والا سینٹ پارلیمنٹری وفد سعودی وزیرِ خارجہ پرنس سعود الفیصل سے ریاض میں وزارتِ خارجہ کے دفتر میں ملے وفد کو خوش آمدید کہتے ہوئے سعودی وزیر خارجہ نے کہا کہ پاکستان اور سعودی عرب دونوں ایک لمبی تاریخی دوستی کے رشتے میں منسلک ہیں اور دونوں موجودہ زمانے کے مسائل کے حل کیلئے ایک جیسی کوششیں کر رہے ہیں۔ انہوں نے اس بات کا اعادہ کیا کہ ہر وہ مسئلہ جو پاکستان کو درپیش ہے اسکے سلسلے میں سعودی عرب ہر قسم کی مدد کرنے کیلئے تیار ہے۔ سعودی وزیرِ خارجہ نے سینٹ کے وفد کو وضاحت سے بتایا کہ اس وقت سعودی حکومت عالمگیر مسائل کے متعلق کیا سوچ رہی ہے اور کیا اقدام کرنے کا ارادہ رکھتی ہے۔ انہوں نے یقین دلایا کہ سعودی حکومت ہر عالمی سٹیج پر پاکستان کی مدد کرتی رہے گی۔ سینٹ کے چیئرمین مسٹر وسیم سجاد نے وزیرِ خارجہ سعود الفیصل کا شکریہ ادا کیا اور کہا کہ ان کی نہائت نیک دلی کیساتھ پذیرائی کی گئی ہے اور اس سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ سعودی عرب اور پاکستان کے قریبی دوستانہ اور برادرانہ تعلقات ہیں۔ چیئرمین سینٹ نے سعود الفیصل وزیرِ خارجہ سعودی عرب کو بتایا کہ ان کے وفد کے تمام افراد انتہائی طور پر ممنونیت کا اظہار کرتے ہیں اور اس یقین سے پُر ہیں کہ سعودی عرب ہمیشہ پاکستان کے ساتھ شانہ بشانہ چلے گا۔ اس ملاقات کے موقع پر سعودی وزیرِ انصاف شیخ محمد ابن ابراہیم ابن جبیر اور پاکستان کے سفیر بھی موجود تھے۔ یہ میٹنگ تقریباً چالیس منٹ تک جاری رہی۔

اس سے قبل سینٹ کے چیئرمین جنکے ساتھ انکے وفد کے ممبران بھی شامل تھے نے ریاض کے گورنر پرنس سلمان بن عبدالعزیز سے بھی ملاقات کی۔ اس ملاقات کے وقت گورنر ریاض نے وفد کا استقبال کیا اور انہوں نے کہا کہ ہمارے مذہب کی بنیاد پر استوار ہونے والے رشتے نہائت مضبوط ہیں۔ پرنس سلمان انسانی حقوق کی کمیٹی جو افغان مجاہدین کی مدد پر مامور ہے کے صدر ہیں۔ مسٹر وسیم سجاد اور ان کے وفد کے افراد نے شیخ عبدالعزیز ابن باز جو کہ دعوۃ اور افتاء کے صدر ہیں۔ اور ایک معروف مذہبی راہنما ہیں سے بھی ملاقات کی انہوں نے وفد کو ظہرانہ دیا اور انہوں نے اللہ تعالیٰ سے دعا کی کہ وہ پاکستان کو استحکام عطا کرے اور خوشحال سے خوشحال تر بنا دے۔ پارلیمنٹری وفد نے سپریم جوڈیشل کونسل کا بھی دورہ کیا اور امام محمد بن سعود یونیورسٹی کے اسلامی شعبے کا بھی اس وفد کو ریاض شہر کی سیر بھی کروائی گئی وفد نے پروگرام مدینہ منورہ، جدہ اور مکہ مکرمہ کا بھی دورہ کیا۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مرزا خلیل احمد قمر

تحریک پاکستان اور جماعت احمدیہ

انیسویں صدی کے آغاز میں ہی برصغیر پاک و ہند میں مسلمان زوال کا شکار ہو چکے تھے۔ مغلیہ حکومت چند دنوں کی مہمان سمجھی جا رہی تھی چھوٹے چھوٹے ہندو راجے مہاراجے اور مسلمان نواب اپنی خود مختار ریاستیں قائم کر رہے تھے۔ ان ایام میں پنجاب اور صوبہ سرحد کے علاقوں میں سکھوں نے بہت طاقت پکڑ لی تھی۔ وہ جس علاقے پر قبضہ کرتے وہاں سکھا شاہی کرتے۔ سکھ حکومت میں مسلمانوں کے مذہبی حقوق مکمل طور پر غصب کر لئے گئے تھے۔ مسلمان آذان تک نہیں دے سکتے تھے۔ اپنے مذہبی تہوار آزادی سے نہیں منا سکتے تھے۔ ہندو علاقوں میں گائے کی قربانی کی وجہ سے پورے کا پورا گاؤں جلا کر راکھ کر دیا جاتا تھا۔ ان علاقوں کے مسلمانوں کے مذہبی حقوق کے تحفظ کے لئے حضرت سید احمد بریلوی صاحب نے سکھوں کے خلاف جہاد کا اعلان فرمایا۔ حضرت سید صاحب کے علم میں یہ بات تھی کہ انگریز حکومت میں مسلمان اپنے مذہبی فرائض آزادی سے ادا کر رہے ہیں۔ چنانچہ حضرت سید احمد بریلوی صاحب نے انگریزوں کے علاقے میں سے گزر کر صوبہ سرحد کو بنیاد بنا کر سکھوں کے خلاف جہاد کا آغاز فرمایا اور آپ اس جہاد کے دوران ۶ مئی ۱۸۳۱ء کو بالاکوٹ کے مقام پر شہید ہو گئے۔ آپ نے مسلمانانِ ہند میں جو جہاد کا جوش اور جذبہ پیدا کیا تھا۔ آپ کی وفات کے بعد ہندو بڑی چالاکی اور ہوشیاری سے اس جذبۂ جہاد کو انگریز کے خلاف موڑنے میں منہمک ہو گیا۔ ۱۸۵۷ء کے فسادات میں مسلمانوں کو اس لئے اگلی صفوں میں رکھا کہ اگر مسلمان کامیاب ہو گئے تو ہم اپنا حصہ رسدی حاصل کر لیں گے کہ ہم نے مسلمانوں کا ساتھ دیا تھا۔ اور اگر مسلمان ناکام ہوئے تو اس سے بھی ہندو کو فائدہ ہوگا کیونکہ انگریز کے انتقام کا نشانہ مسلمان بنیں گے نہ کہ ہندو۔ دوسرے انگریز کے خلاف جدوجہد سے مسلمان کمزور ہونگے اس طرح ہندوؤں کو پھلنے پھولنے کا موقعہ ملے گا۔ اور انگریز کے ساتھ مل کر مسلمانوں کو آسانی سے دبایا جا سکتا ہے جس کا ہندو گزشتہ ایک ہزار سال سے منتظر تھا۔ یہ تھا ۱۸۵۷ء کے فسادات کا پس منظر۔ ۱۸۵۷ء کے فسادات کے بعد انگریز نے مسلمانوں کو زیر کرنے اور مسلمانوں کی طاقت کو مکمل طور پر تباہ کرنے میں کوئی کسر نہ چھوڑی۔ چونکہ انگریز نے حکومت مسلمانوں سے چھینی تھی اس لئے انگریز ہندوؤں کے ساتھ گٹھ جوڑ کر کے مسلمانوں کو ہمیشہ کیلئے زیر کرنے کی منصوبہ بندی کرتا رہا۔ ہندو بھی اس موقعہ کی تاک میں تھا چنانچہ ہندوؤں نے مسلمانوں کے حقوق غصب کرنے میں انگریز کا پورا پورا ساتھ دیا۔ اس صلہ میں انگریز نے ہندوؤں کو شریکِ اقتدار کرنے کے لئے ایک انگریز مسٹر ہیوم کے ذریعہ ۱۸۸۵ء میں انڈین نیشنل کانگریس کی بنیاد رکھی۔ ہندوؤں نے کانگریس میں مسلمانوں کو بھی شریک کرنے کی کوشش کی تا کہ اگر کبھی انگریز کو آنکھیں دکھانے کا موقعہ آئے تو کانگریس ہندوستان کے تمام باشندوں کا نمائندہ ہونے کا دعویٰ کر سکے۔ سر سید احمد خاں نے بر وقت مسلمانوں کو کانگریس میں شامل ہونے سے روک دیا۔ انہی ایام میں ۱۸۹۳ء میں بانی سلسلہ احمدیہ حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی نے انگریز کو ہندو کے ساتھ گٹھ جوڑ کرنے سے منع کیا اور کہا کہ اگر تم ہندوستانیوں کو شریکِ اقتدار کرنا چاہتے ہو تو مسلمانوں کو شریکِ اقتدار کرو جن کو حکومت کرنے کا تجربہ ہے۔ وہ ایک ہزار سال تک ہندوستان پر حکومت کرتے رہے ہیں۔

کانگریس کے طرزِ عمل کو دیکھتے ہوئے مسلمانانِ ہند نے ۳۰ دسمبر ۱۹۰۶ء میں ڈھاکہ کے مقام پر مسلم لیگ کے نام سے ایک الگ جماعت قائم کر لی۔ بعد میں مسلم لیگ نے کانگریس کا ساتھ دینا شروع کر دیا جس پر حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی نے مسلمانوں کو متنبہ کیا کہ ہندو سے بالکل جوڑ نہ رکھیں۔ اگر انگریز آج یہاں سے نکل جاویں تو یہ ہندو مسلمانوں کی بوٹی بوٹی کر دیں۔ لکھنؤ میں کانگریس اور مسلم لیگ کے اجلاسات کے نتیجے میں لکھنؤ پیکٹ کا اعلان ہوا جس کے بعد مسلم لیگ کانگریس کی ایک ذیلی پارٹی بن کر رہ گئی۔

۲۰ اگست ۱۹۱۷ء میں وزیر ہند مسٹر مانٹیگو نے ہندوستان کی حکومت کو خود اختیاری دینے کا اعلان کیا جس سے ہندوستان کی سیاست میں ایک ہلچل پیدا ہو گئی۔ ہندو حکومت کرنے کے خواب دیکھنے لگے۔ کیونکہ وہ سمجھتے تھے مسلم حقوق کی حفاظت کرنے والا کوئی نہیں۔ حضرت فضلِ عمر نے حالات کی نزاکت کو دیکھتے ہوئے نومبر ۱۹۱۷ء میں مسٹر مانٹیگو سے دہلی میں ملاقات کی اور آئندہ سیلف گورنمنٹ کے طریق انتقال سے متعلق مشورہ دیا۔

۱۹۱۹ء کا سال ہندوستان کی تاریخ میں ایک ہنگامہ خیز سال ہے اس سال جلیانوالہ باغ کا واقعہ رونما ہوا جس کے نتیجہ میں عدم تعاون اور تحریک ترکِ موالات اور تحریکِ ہجرت کا آغاز ہوا حضرت فضلِ عمر نے مسلمانوں کو متنبہ کیا کہ وہ اس موقعہ پر ہندو کا ساتھ بالکل نہ دیں۔ ہندو ان تحریکات سے مسلمانوں کو اقتصادی طور پر ختم کرنا چاہتے تھے اور تحریکِ ہجرت کے ذریعہ مسلمانوں سے ہندوستان کو پاک کرنا چاہتے تھے مگر مسلمانوں نے اس وقت حضرت فضلِ عمر کی ان نصائح پر عمل نہ کیا جس کے نتیجہ میں ہزاروں مسلمان ملازمتیں چھوڑ بیٹھے اپنا سارا سامان اور جائیداد فروخت کر کے افغانستان کی راہ لی ہے۔ ہندوؤں نے مسلمانوں کی تمام جائدادیں اونے پونے داموں خرید لیں۔ ملازمتوں پر قبضہ کر لیا۔ ہزاروں مسلمان راستوں کی صعوبتوں کو برداشت نہ کر سکے اور موت کے منہ میں چلے گئے۔ کانگریس کو ان تحریکات سے یہ فائدہ پہنچا کہ وہ ہندوستان کی نمائندہ جماعت بن گئی۔

شملہ میں آل پارٹیز کانفرنس ستمبر ۱۹۲۷ء میں منعقد ہوئی جس میں حضرت فضلِ عمر شریک ہوئے۔ قائداعظم محمد علی جناح سے بھی ملاقات ہوئی جو مخلوط انتخاب کے حامی تھے حضرت فضلِ عمر کی کوششوں سے آخر قائداعظم بھی جداگانہ انتخاب کے قائل ہوئے۔ گزشتہ چند سالوں میں حضرت فضلِ عمر نے جس طرح مسلمانانِ ہند کی راہنمائی فرمائی۔ بہت سے اخبارات اور احباب نے آپ کی مساعی کو سراہا۔

۱۹۲۸ء میں سائمن کمشن ہندوستان کے سیاسی مطالبات کا جائزہ لینے کے لئے آیا۔ کانگرس نے اس کا بائیکاٹ کیا۔ حضور نے تعاون کی تلقین فرمائی کیونکہ کمشن ہندوؤں کے مطالبات سے پہلے ہی آگاہ تھا۔ اس لئے مسلمانوں کو پیش ہو کر اپنے مطالبات پیش کرنے تھے۔ اسی سال ہندوستان کا آئینی خاکہ نہرو رپورٹ کے نام سے کانگرس نے پیش کیا۔ حضور نے اس پر مبسوط تبصرہ تحریر فرمایا جو مسلمانوں کے حقوق اور نہرو رپورٹ پر تبصرہ کے نام پر شائع ہوا۔ اس تبصرہ میں حضرت فضلِ عمر نے ہندوستان کے اندر مسلمان صوبوں کا تصور پیش فرمایا کہ مسلمان صوبوں کو زیادہ خود اختیاری دی جائے۔ اس تصور نے آگے جا کر پاکستان کا نام اختیار کر لیا۔

نہرو رپورٹ کی تائید اور مخالفت کے نتیجہ میں مسلم لیگ کے دو گروپ ہو گئے حضرت فضلِ عمر نے اس سلسلہ میں بہت کوششیں کیں۔ حضور کی راہنمائی میں احمدیہ وفد ان اجلاسوں میں شریک ہوتا رہا اور صلح کی کوششیں کیں جو آخر کامیاب ہوئیں۔ ۱۹۳۱ء کے مسلم لیگ کے سالانہ اجلاس کی صدارت چوہدری محمد ظفر اللہ خاں صاحب نے کی اور طے پایا کہ مسلمانوں کو موجودہ حالات میں کیا طرزِ عمل اختیار کرنا چاہیئے۔ نہرو رپورٹ کے بعد قائداعظم اس وقت کے مسلمانوں کے حالات سے بددل ہو کر انگلستان چلے گئے تھے۔ حضرت فضلِ عمر نے مولانا عبدالرحیم درد صاحب امام بیت الفضل لندن کے ذریعہ قائداعظم سے رابطہ قائم کیا اور ان کو وطن واپس آکر مسلمانوں کے سیاسی حقوق کی جنگ جاری رکھنے پر آمادہ کر لیا چنانچہ قائداعظم نے اپریل ۱۹۳۳ء کو عید الاضحیٰ کے موقعہ پر بیت الفضل لندن میں "ہندوستان کا مستقبل" کے موضوع پر خطاب فرمایا۔ قائداعظم واپس وطن آئے اور مسلم لیگ کو ایک فعال جماعت بنایا۔

۲۳ مارچ ۱۹۴۰ء کو تحریکِ پاکستان کی تاریخ کا ایک اہم دن ہے۔ اس دن لاہور کے مقام پر قرارداد پاکستان منظور ہوئی اس موقعہ پر جماعت احمدیہ کا ایک وفد بھی شامل ہوا۔ جو مولانا عبدالرحیم صاحب نیر اور مولانا محمد یار صاحب عارف پر مشتمل تھا۔ اس دوران جماعت احمدیہ مسلم حقوق کے تحفظ کی تحریک میں پوری طرح شامل رہی جس پر بہت سے مسلم اور غیر مسلم حلقے چہ میگوئیاں بھی کرتے رہے کہ ایک مذہبی جماعت کا سیاسی کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینا کیا معنی رکھتا ہے؟

۱۳ فروری ۱۹۴۵ء کو کامن ویلتھ ریلیشنز کانفرنس میں حضرت چوہدری ظفر اللہ خاں صاحب نے ہندوستانی وفد کی قیادت کی اور ہندوستان کی آزادی کے کیس کو پوری وضاحت اور مدلل انداز میں پیش کیا۔ جس کو مسلمان اور ہندو سیاسی لیڈروں اور اخبارات نے سراہا۔ ۱۹۴۶ء کے انتخابات مسلم لیگ کے لئے زندگی اور موت کی حیثیت رکھتے تھے۔ کیونکہ کانگرس تمام ہندوستان کے عوام کی نمائندہ ہونے کی دعویدار تھی مگر مسلم لیگ کا دعویٰ تھا کہ مسلم لیگ مسلمانوں کی نمائندگی کرتی ہے۔ اس اہم ترین موقعہ پر جماعت احمدیہ نے مسلم لیگ کا بھرپور ساتھ دیا اور تمام افرادِ جماعت نے مسلم لیگی امیدواروں کی حمایت کی۔ حتیٰ کہ جماعت احمدیہ کے افراد جماعت کے سخت ترین مخالف مسلم لیگی امیدواروں کی انتخابی مہم چلاتے رہے۔ تا کہ

باقی صفحہ ۶ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پروفیسر میاں محمد افضل صاحب

انگریزی سیکھئے

حضرت امام جماعت احمدیہ (الرابع) (اللہ تعالے ہمیشہ ان کی نصرت فرمائے) نے واقفین نو کو تین زبانیں سکھانے کے متعلق تاکید کرتے ہوئے فرمایا کہ:

"زبانیں سیکھنا بہت مشکل کام ہے اور بچپن سے ہی شروع ہو جانا چاہئے اور زبانیں سکھانا بھی بہت مشکل کام ہے"

حضور نے مغرب کی تیار کردہ کیسٹوں کے متعلق فرمایا کہ ان سے "زبانوں کا ڈھانچہ تو وہ (یعنی بچے) سیکھ سکتے ہیں لیکن اس زبان کو معنی خیز الفاظ سے بھرنے کا کام لازماً جماعت کو خود کرنا ہوگا"۔ اگرچہ یہ ارشاد خصوصی طور پر واقفین نو کے لئے ہے لیکن جماعت کے دوسرے افراد کو بھی پیغام حق پہنچانے کیلئے دوسری زبانوں کی طرف رجوع کرنا ہوگا۔ خصوصاً آج کل کے حالات میں جب کہ اہم جلسے انگلستان میں ہو رہے ہیں اور ایسے اصحاب کو بھی وہاں جانے کے مواقع مل رہے ہیں جنہوں نے ملک سے باہر جانے کے متعلق کبھی سوچا بھی نہ تھا۔

راقم نے انگریزی سیکھنے کے متعلق دو مضامین لکھے۔ اللہ تعالے کا شکر ہے کہ اُن کو بہت پذیرائی ملی۔ محترم شیخ محمد لطیف صاحب نے تعریفی کلمات کہے استاذی المکرم میاں محمد ابراہیم صاحب نے پسندیدگی کا اظہار کیا۔ اور محترمہ امۃ الرفیق لبنیٰ صاحبہ نے تعمیری تنقید کی اور اس میں عالمانہ اضافہ کیا جو لائق تحسین ہے۔ یہ بھی معلوم ہوا کہ ایک سربراہ ادارہ نے اپنے تمام طلباء کے لئے یہ مضامین پڑھنا لازمی قرار دے کر ان کی افادیت کی طرف توجہ دلائی۔ اور سب سے خوشکن بات یہ ہوئی کہ انہیں محض دلچسپ سمجھ کر اور ان پر واہ وا کے ڈونگرے برسانے کے بعد انہیں اوراق پارینہ کے ساتھ دفن نہیں کر دیا گیا بلکہ اس کے مندرجات کو عملی شکل دینے کے لئے ربوہ میں ایک ENGLISH SPEAKING CLUB (انگریزی بولنے کا کلب) قائم کیا گیا ہے جو ان نوجوانوں کے، حضور کے ارشاد کے تحت انگریزی سیکھنے، کے ذوق کا آئینہ دار ہے۔ کیا ہی اچھا ہو اگر اس کی تقلید میں اور جگہوں میں بھی کلب قائم کئے جائیں تا انگریزی یا کسی اور زبان سیکھنے کے لئے مفید اور عملی قدم اٹھایا جاسکے۔ راقم کسی ایسے کلب سے متعلق ہونے کو اپنی خوش بختی تصور کرے گا۔

زبان سیکھنے کے عمل کے متعلق اس دلچسپی کی بنا پر کچھ مزید عرض کرنے کی سعادت حاصل کر رہا ہوں۔ جب آپ کسی ایسے کلب میں مل بیٹھیں (ضروری نہیں کہ کلب ہی بنایا جائے۔ اگر دو افراد بھی اس طریق سے استفادہ کرنا چاہیں تو اس پر بھی عمل پیرا ہونا کافی حد تک ممکن ہوگا) تو سوال یہ ہوگا کہ بات چیت کس موضوع پر ہو اور اس کا طریق کار کیا اپنایا جائے۔ ایسی گفتگو کو

DIALOGUE IN SITUATIONS

کہا جاتا ہے۔ یعنی آپ نے تصور یہ کرنا ہے کہ کسی خاص جگہ یا حالات یا موقع کی مناسبت سے آپ نے کچھ پوچھنا یا بتانا ہے۔ مثلاً سچوایشن یہ ہو سکتی ہے کہ آپ نے بازار میں دوکاندار سے کچھ خریدنا ہے۔ سو دو حضرات دوکاندار اور گاہک کا کردار ادا کرتے ہوئے بات چیت کریں گے۔ باقی حضرات سُنیں گے۔ پھر کوئی اور سچوایشن تصور کی جاسکتی ہے مثلاً آپ ہوائی جہاز کے لئے بکنگ کروانا چاہتے ہیں۔ ایک اور دلچسپ صورت ٹیلیفون پر بات چیت کی ہو سکتی ہے۔ یعنی تصور کیا جائے کہ دو اصحاب (یا خواتین) ٹیلیفون پر بات کر رہے ہیں۔ موضوع تو بہر حال کچھ ہوگا خواہ وہ افسر سے بیماری کی چھٹی لینی ہو یا محض تازہ ترین اخباری خبروں پر تبصرہ مقصود ہو۔ غرض مختلف قسم کی سچوایشن تصور کر کے ان پر بات چیت ہو سکتی ہے۔ مقصد یہ ہے کہ آپ انگریزی بولیں۔ بولتے جائیے۔ بے جھجک بولئے۔ جب یہ جھجک دور ہو جائے گی تو بولنے میں روانی بھی پیدا ہوتی جائے گی۔ اب رہی یہ بات کہ آپ انگریزی صحیح بول رہے ہیں یا غلط اس کا اندازہ بھی کرنا ہوگا۔ اس کا طریق کیا ہوگا یہ بعد میں بیان کیا جائے گا۔ بہر حال اگر آپ کسی حد تک سوال وجواب کرنے لگ گئے ہیں تو اگلا قدم یہ ہوگا کہ آپ ایک موضوع مقرر کر لیں مثلاً امتحانات۔ اس پر سب اپنی رائے دیں۔ یعنی سوال وجواب کی طرح اب فقط ایک جملہ ہی نہیں ادا کرنا بلکہ ہر ایک فرد چند جملے بولے گا۔ اور اس طرح ہر ممبر بولنے کے عمل میں شریک ہوگا۔ ایک اور صورت مجلس مباحثہ کا انعقاد ہے۔ یعنی کسی موضوع پر انگریزی میں بحث کی جائے۔ باتیں فی البدیہہ ہوں۔ تا پہلے سے گھڑے گھڑائے جملے استعمال نہ کئے جائیں۔ بلکہ موقع محل کی مناسبت سے اسی وقت جملے ترتیب دیئے جائیں۔ اس طریق سے ایک اہم بات بھی ممکن ہو سکے گی۔ یعنی سوچا بھی انگریزی میں جائے اور ایسی سوچ کے نتیجہ میں بولنے میں زیادہ روانی آئے گی۔

اس ضمن میں دو باتیں نہایت اہم ہیں۔ یعنی جب آپ ایک سچوایشن کا تصور کرتے ہیں۔ آپ بات بھی کرنا چاہتے ہیں مگر آپ کی

VOCABULARY یا ذخیرۂ الفاظ

اس بات کی اجازت نہیں دے رہا کہ آپ اپنا مافی الضمیر کو پورے اور صحیح طور پر بیان کر سکیں۔ اس سلسلہ میں آپ کو کسی ماہرِ فن یا استاد کی امداد اور رہنمائی بھی حاصل نہیں تو ایسے میں کیا کیا جائے؟ یہ کوئی مشکل بات نہیں۔ آپ سب سے قریبی اور مستند استاد یعنی ڈکشنری سے رابطہ قائم کریں (اس کے لئے ضروری ہے کہ آپ کے پاس اردو سے انگریزی کی ڈکشنری ہو) گفتگو شروع کرنے سے قبل اردو میں ان سب متعلقہ الفاظ، جو دورانِ گفتگو استعمال ہو سکتے ہیں، کی ایک لسٹ بنائیں۔ پھر ان کے ہم معنی انگریزی الفاظ ڈکشنری سے تلاش کر کے اپنے پاس رکھ لیں۔ اب آپ کو گفتگو میں آسانی ہو جائے گی۔ نیز اس عمل سے آپ کے ذخیرۂ الفاظ میں تدریجاً اضافہ بھی ہوتا جائے گا۔ اور آپ ان کو استعمال بھی کرنے لگیں گے۔

لیکن ٹھہریئے! ابھی سیکھنے کا عمل مکمل نہیں ہوا۔ ابھی آپ کو ایک اور ضروری بات کرنی ہوگی۔ یعنی جو گفتگو آپ انگریزی میں کر رہے ہیں اسے ایک کیسٹ پر ریکارڈ کر لیں۔ گفتگو کے اختتام پر اب سب اس کیسٹ کو سُنیں چونکہ آپ کے پاس استاد موجود نہیں آپ نے اپنی اصلاح بھی خود ہی کرنی ہے۔ سو اس گفتگو کا تجزیہ خود کیجئے اور دو نقطۂ نظر سے۔ یعنی کیا وہ جملے جو آپ نے ادا کئے انگریزی گرامر کے لحاظ سے صحیح ہیں؟ ایک چھوٹی سی مثال لے لیجئے۔ اردو میں فعل مستقبل ایک جملے میں دوبار بھی استعمال ہوتا ہے۔ مثلاً "اگر وہ محنت کرے گا تو پاس ہو جائے گا"۔ انگریزی میں ایسا نہیں۔ ایسے جملے میں ایک جگہ فعل حال استعمال ہوگا اور دوسرے حصہ میں فعل مستقبل سو اس تجزیہ میں یہ دیکھا جائے کہ آیا جملہ کی بناوٹ۔ فعل کا استعمال وغیرہ ٹھیک تھے۔ آپ دیکھیں گے کہ بغیر استاد کے بھی آپ اپنی غلطیوں کی نشاندھی کر سکیں گے۔ دوسری بات جس کا اپنی ریکارڈ کردہ ٹیپ سن کر جائزہ لینا ہے وہ ہے تلفظِ الفاظ اس سلسلہ میں کبھی کسی دوست یا راہ گیر سے مشورہ طلب نہ کریں بلکہ جب بھی کسی لفظ کے تلفظ کے متعلق شک ہو تو صرف اور صرف ڈکشنری سے مشورہ لیں۔ یہی مشورہ صائب ہوگا۔ باقی "گمراہ کن" بھی ہو سکتا ہے۔ غلط طور پر ادا کئے گئے الفاظ کے صحیح تلفظ کو یاد رکھیں اور اگلی نشست میں انہیں صحیح طور پر بولنے کی کوشش کریں۔ آپ دیکھیں گے کہ اس سارے عمل کے نتیجہ میں آپ انگریزی بہتر، زیادہ صحیح اور زیادہ روانی سے بولنے لگ جائیں گے۔

اس ضمن میں شائد ایک اور بات بیان کرنی بھی مناسب ہوگی یعنی لکھنے پڑھنے اور بولنے والی انگریزی میں کچھ فرق ہوتا ہے۔ الفاظ بھی مختلف ہو سکتے ہیں اور ان کی ادائیگی بھی۔ فی الحال مؤخر الذکر کی بات ہی کی جائے گی۔ پہلے بے شک آپ کتابی انگریزی کی ہی پریکٹس کریں (کیونکہ یہی آپ کے اردگرد پھیلی ہوئی ہے) مگر آہستہ آہستہ COLLOQUIAL یا عام بول چال کی انگریزی سے بھی مانوس ہونے کی کوشش کریں۔ مثال کے طور پر چند الفاظ لیں جن کی ہیئت (اور ادائیگی) بولنے کے وقت قدرے بدل جاتی ہے:۔

I will کی بجائے I'll
I am کی جگہ I'm
did not کی جگہ didn't
I have کی بجائے I've
Am not I کی بجائے Amn't I

وغیرہ وغیرہ۔ بول چال کی انگریزی اور ان الفاظ کی ادائیگی کے لئے آپ کو اہلِ زبان سے رجوع کرنا پڑے گا۔ اور اس کا طریق یہ ہے کہ لنگوا فون پر ریکارڈ

باقی ص۷ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خدمتِ خلق

جماعت احمدیہ عالمگیر ایک ایسی جماعت ہے کہ خدمت خلق ہمیشہ اس کا طرۂ امتیاز رہا ہے اور گذشتہ ایک صدی سے اللہ تعالیٰ کے فضل سے خدمت خلق کے کاموں میں اپنی استعداد کے مطابق بڑھ چڑھ کر حصہ لیتی رہی ہے۔ اپنے محدود وسائل کے ساتھ ایسے رفاہی کاموں میں حصہ لینے کا مقصد خدمت خلق کے ذریعہ ساری دنیا میں اللہ تعالیٰ کی رضا کا حصول ہوتا ہے۔ آج بھی ہم بحیثیت جماعت رفاہ عامہ اور خدمت خلق کے کاموں میں محض بفضلِ خدا مشغول ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہماری اس کوشش کو قبول فرمائے۔

گاہے بگاہے خدمت خلق کے ایسے کاموں کی رپورٹیں بھی جماعتی جرائد و رسائل میں شائع کی جاتی ہیں تاکہ ہم سب کو اس نیک کام کے کرنے کی تحریک ہو۔ ہماری ایسی ہی تاریخ کا ایک ورق ذیل میں درج کیا جاتا ہے۔ ربوہ کے مضافات میں سیلاب کی تباہ کاریوں کے دنوں میں اہالیانِ ربوہ کی طرف سے خدمت خلق کے جذبہ سے معمور ہو کر سیلاب زدگان کی دیگر عملی مدد کے ساتھ ساتھ لنگر خانہ حضرت بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ کی طرف سے جو امداد بہم پہنچائی جاتی تھی اس کا خاکہ اس رپورٹ میں دیا گیا ہے۔

ربوہ کے لنگر خانہ میں سیلاب زدگان کو کھانا کھلانے کا انتظام

مورخہ ۱۰ ؍جولائی سے ۱۷ ؍جولائی تک
۹۲۵ افراد کو کھانا کھلایا گیا

گذشتہ سیلاب کے دوران میں لنگر خانہ حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کو بھی سیلاب زدگان کی خدمت کرنے کی توفیق حاصل رہی، چنانچہ ان ایام میں ہزاروں سیلاب زدگان اور مسافر اس لنگر خانہ سے مفت کھانا کھاتے رہے۔

مورخہ ۷ ؍جولائی سے لے کر ۹ ؍جولائی تک کھانا کھانے والے افراد کی تعداد پہلے شائع ہو چکی ہے۔ اس کے بعد کی رپورٹ درج ذیل کی جاتی ہے۔

مورخہ ۱۰ ؍جولائی سے لے کر ۱۷ ؍جولائی ۱۹۵۹ء تک سیلاب زدگان اور مسافروں کو اس لنگر خانہ سے ۹۲۵ افراد کو بتفصیل ذیل کھانا کھلایا گیا۔

	صبح	شام		میزان
۱۰ ۷/۵۹	۶۰	۶۲	=	۱۲۲
۱۱ ۷/۵۹	۷۸	۷۵	=	۱۵۳
۱۲ ۷/۵۹	۷۰	۵۶	=	۱۲۶
۱۳ ۷/۵۹	۴۶	۴۹	=	۹۵
۱۴ ۷/۵۹	۴۵	۴۰	=	۸۵
۱۵ ۷/۵۹	۴۰	۳۵	=	۷۵
۱۶ ۷/۵۹	۸۲	۶۵	=	۱۴۷
۱۷ ۷/۵۹	۶۸	۵۴	=	۱۲۲
	۴۸۹	۴۳۶		۹۲۵

افسر لنگر خانہ۔ ربوہ

(روزنامہ الفضل ۲۲ ؍جولائی ۱۹۵۹ء)

آپ کا خط ملا

ایک دوست تحریر فرماتے ہیں کہ الفضل کا سالانہ نمبر پڑھا۔ طبیعت بہت خوش ہوئی۔ آج کل کے حالات میں ایسا نمبر نکالنا بڑی کامیابی ہے بہت بہت مبارک ہو۔ حافظ مظفر احمد صاحب کا مضمون بہت شاندار ہے باوجودیکہ سب باتوں کا علم ہے پھر بھی جس انداز اور اسلوب سے پیش کیا ہے یوں محسوس ہوتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مجلس میں پہنچ گئے ہیں قلم برداشتہ ہے مگر بے حد ایمان پرور نہایت جاندار مضمون ہے۔

اشتہارات کو دیکھ کر خدا تعالیٰ کی حمد کی غیر تو احمدیوں کے رزق کے دروازے بند کر رہے ہیں مگر اللہ تعالیٰ کے فضل کی بارشیں نازل ہو رہی ہیں (سب تعریف اللہ ہی کیلئے ہے) کوئی زمانہ تھا کہ الفضل کے لئے اشتہارات حاصل کرنے کیلئے خاصی سعی کرنی پڑتی تھی آج مشتہرین الفضل کے محتاج نظر آتے ہیں۔

میری طبیعت کا رجحان نظم کی طرف زیادہ نہیں مجھے بس اتنی ہی سمجھ ہے کہ اشعار کتنے پُر اثر ہیں۔ رحمت اللہ شاکر صاحب۔ صاحبزادی امتہ القدوس صاحبہ اور چوہدری محمد علی صاحب کی نظمیں پسند آئیں۔

آپ کا تعارف ”التقویٰ“ ازدیاد علم کا موجب ہے۔ بہت سی باتیں جو عام طور پر قارئین کے علم میں نہیں آسکتیں اس مضمون سے حاصل ہو گئیں۔ بڑا عمدہ اور مربوط مضمون ہے

خط لکھنے والے کا نام نہیں دیا جا رہا کیونکہ ان کی خواہش ہے کہ یہ خط ”شائع“ نہ کیا جائے۔ ہم ان کی خواہش سے یہی مراد لیتے ہیں کہ وہ اپنا نام ظاہر نہیں کرنا چاہتے نہ یہ کہ جن مضامین یا نظموں کو انہوں نے پسند کیا ہے۔ ان کے متعلق ان کی پسند قارئین پر ظاہر نہ ہو جائے۔ ہمارے خیال میں تو ان کا نام لکھا جانے میں کوئی حرج نہیں تھا لیکن بہرحال ان کی خواہش کا احترام کرتے ہوئے ہم نے ان کے نام بغیر ہی خط کے ضروری حصے قارئین کی خدمت میں پیش کر دیئے ہیں (ادارہ)

بقیہ: تحریکِ پاکستان

مسلم لیگ اپنے دعویٰ میں سچی ثابت ہو سکے جب مسلم لیگ انتخابات جیت گئی تو کانگریس مسلم لیگ کی اس بے مثال کامیابی سے بوکھلا اٹھی اور ہندو مسلم فسادات کرائے۔ اس موقعہ پر بھی جماعت نے قائداعظم کے فنڈ میں رقم بھجوائی۔ اور ڈاکٹرز بھی بھجوائے۔

انتخابات میں کامیابی کے بعد عبوری حکومت کے قیام کا مسئلہ تھا۔ کانگریس مسلم لیگ کو عبوری حکومت میں شامل نہیں کرنا چاہتی تھی۔ اس وقت حضرت فضل عمر خود دہلی تشریف لے گئے اور وہاں ایک ماہ قیام فرمایا آپ نے گاندھی۔ نہرو۔ سر سلطان احمد نواب چھتاری، سر فیروز خان نون، وائسرائے قائداعظم اور دیگر اہم ہندو مسلم لیڈروں سے ملاقاتیں کیں اور کسی سمجھوتہ تک پہنچنے میں مدد دی۔

قائداعظم سے مسلسل رابطہ رکھا اور مسلم لیگ کو کانگریس کے ساتھ عبوری حکومت میں شامل ہونے پر رضامند کر لیا۔ آپ نے ہندوستان کے مسلمانوں کو اس امر کی تاکید فرمائی کہ مسلمانوں کے مفاد کو قربان کر کے کانگرس کے حلیف نہ بنیں۔ جب ہندوستان کو دو الگ ریاستوں میں تقسیم کرنے کا فیصلہ ہو گیا اور بعض صوبوں کی تقسیم کی اطلاعیں ملیں تو حضرت فضل عمر نے بنگال اور پنجاب کی تقسیم کے اعلان کے خلاف احتجاج کیا اور وائسرائے ہند اور برطانوی وزیراعظم کو تقسیم سے روکنے کیلئے تار دیئے۔

دوسری طرف آپ نے سکھوں کو دلائل کے ساتھ قائل کرنے کی کوشش کی کہ اب موقعہ ہے آپ اپنے حقوق کے تحفظ کے لئے مسلم لیگ کا ساتھ دیں اور پنجاب کی تقسیم نہ ہونے دیں اگر اب سکھوں نے مسلم لیگ کا ساتھ نہ دیا تو ان کو بعد میں پچھتانا پڑے گا۔ حضرت فضل عمر کی بات نہ ماننے کا نتیجہ آپ کے سامنے ہے کہ سکھ قوم کس قدر جانی مالی نقصان اٹھا رہی ہے۔

پاکستان اور ہندوستان کی آزاد مملکتوں کے قیام میں صوبوں نے اپنی رضامندی دینی تھی اس سلسلہ میں ایک بڑی روک پنجاب کی خضر حیات وزارت تھی جس میں ہندو اور سکھ بھی شامل تھے۔ مسلمانوں کی خواہش تھی کہ پنجاب کے وزیراعظم خضر حیات مستعفی ہو کر پاکستان کے قیام کی راہ صاف کر دیں۔ اس سلسلہ میں حضرت فضل عمر کی ہدایت پر چوہدری ظفر اللہ خاں صاحب نے خضر حیات خاں سے ملاقات کی اور ساری صورت حال ان پر واضح کی جس پر وزیراعظم پنجاب نے مستعفی ہونے کا فیصلہ کیا۔ قائداعظم کو اس فیصلہ کی پہلے سے اطلاع دے دی گئی جس پر قائداعظم نے فرمایا

I CAN NEVER FORGET IT

جولائی ۱۹۴۷ء میں لاہور میں باؤنڈری کمشن کے اجلاسات ہوئے جن میں مسلم لیگ کی وکالت چوہدری محمد ظفر اللہ خاں صاحب نے کی۔ جماعت احمدیہ نے بھی مسلم لیگ کی حمایت میں میمورنڈم پیش کیا۔ حضرت فضل عمر تمام اجلاسات میں موجود رہے اور اپنے مفید مشوروں سے امداد کرتے رہے۔ اس کے علاوہ آپ نے باؤنڈری کے بارے میں انگلستان اور امریکہ سے کتب اور ریکارڈ اور نقشے منگوا کر دیئے بلکہ لندن سکول آف اکنامکس کے پروفیسر سپیٹ کو منگوایا تاکہ وہ نقشہ جات تیار کر کے مسلم لیگ کے کیس میں مدد دے سکیں۔ حضرت مرزا ناصر احمد صاحب بھی اعداد و شمار اکٹھے کرنے میں دن رات مدد دیتے رہے۔ حضرت فضل عمر نے تحریکِ پاکستان کے ہر موڑ پر درمے دامے سخنے قدمے امداد دی اور قیام پاکستان کے بعد استحکام پاکستان میں مصروف ہو گئے۔

شب جو مسجد میں جا پھنسے مومن!

چوروں نے تمام جوتے چوری کر لیے

چکوال (نمائندہ مساوات) چکوال سے ۳۰ کلو میٹر دور قصبہ بھگوال کی جامع مسجد سے عشاء کی نماز کے بعد گیارہویں شریف کی محفل میں شریک حاضرین جن کی تعداد ایک سو کے قریب بتائی گئی ہے کے تمام جوتے نامعلوم شرپسندوں نے چوری کر لئے اور محفل میں شریک لوگوں کو ننگے پاؤں گھروں تک پہنچنا پڑا۔ جوتی چوروں کا ابھی تک کوئی پتہ نہیں چل سکا واضح ہو کہ چکوال کے علاقہ میں مسجدوں اور درباروں سے چوری کی یہ چوتھی واردات ہے اس سے قبل ایک دربار سے قصبہ بھون میں مزار کے غلاف چوری کرتے ہوئے ایک امام مسجد کو پکڑا گیا چوا سیدن شاہ دربار سخی شیرازی کے گلہ سے رقم چوری ہوئی اور چکوال شہر کی جامع مسجد سے قاضی عبدالرب کے قیمتی کاغذات اور نو سو روپے کی رقم ان کے واسکٹ سے چوری کر لی گئی تھی۔

روزنامہ مساوات ۱۷ ؍جنوری ۱۹۹۰ء

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مسجد تو چھین لی

مصلّے نہیں چھین سکتے

اسلام آباد ۱۶ جنوری (بیورو رپورٹ) سابق ڈسٹرکٹ خطیب صاحبزادہ فیض علی فیضی نے آج راولپنڈی میں پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے کہا ہے کہ حکومت پنجاب نے اہلسنت بریلوی مسلک کے مخالفین کے ایماء پر انہیں سیاسی انتقام کا نشانہ بنا کر منصب خطابت سے الگ کر دیا ہے لیکن مسجد چھیننے والے مجھ سے مصلّے نہیں چھین سکتے انہوں نے کہا کہ وہ اسلام کی ترویج کے لئے جد وجہد کرتے رہیں گے۔

(روزنامہ مساوات ۱۷ جنوری ۱۹۹۰ء)

وصایا

ضروری نوٹ:- مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق یا کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ (۱۵) یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری
مجلس کارپرداز۔ ربوہ

مسل نمبر ۲۷۳۰۹:- میں فرحت سلطانہ بھٹی بنت عبدالحمید بھٹی قوم بھٹی راجپوت پیشہ طالب علم عمر ۱۶ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن فاروق آباد ضلع شیخوپورہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۵/۴/۸۹ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے - ایک طلائی انگوٹھی وزنی ۳ ماشہ مالیتی -/۱۰۰ روپے - اس وقت مجھے مبلغ -/۵۰ روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ۔ فرحت سلطانہ بھٹی بنت عبدالحمید بھٹی محلہ گورونانک پورہ فاروق آباد ضلع شیخوپورہ گواہ شد نمبر۱ عبدالحمید بھٹی والد موصیہ گواہ شد نمبر۲۔ محمد اکرم ڈار محلہ شریف پورہ فاروق آباد ضلع شیخوپورہ

مسل نمبر ۲۷۳۱۰:- میں عفت طاہرہ ڈار بنت محمد اکرم ڈار قوم ڈار پیشہ طالب علم عمر ۲۳ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن فاروق آباد ضلع شیخوپورہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۸/۲/۸۹ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ (۱) زیورات طلائی ایک تولہ ۵ ماشہ مالیتی -/۴۲۰۰ روپے (۲) گھڑی مالیتی دو صد روپے کل جائیداد -/۴۴۰۰ روپے۔ اس وقت مجھے پچاس روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ۔ عفت طاہرہ ڈار بنت محمد اکرم ڈار فاروق آباد گواہ شد نمبر۱ محمد اکرم ڈار ولد موصیہ گواہ شد نمبر۲۔ عبدالحمید بھٹی محلہ شریف پورہ فاروق آباد۔

مسل نمبر ۲۷۳۱۱:- میں محمد تقی ولد حسین بخش قوم آرائیں پیشہ مزدوری عمر ۵۵ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن چک پٹھان ضلع گوجرانوالہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۰/۱/۸۹ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے (۱) زمین ۱۲ کنال چاہی اور دس مرلہ پلاٹ جس میں مکان تعمیر ہے مکان زمین کی کل قیمت -/۹۰،۰۰۰ روپے اس وقت مجھے مبلغ پانچ صد روپے ماہوار بصورت مزدوری مل رہے ہیں میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتا رہوں گا۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد محمد تقی چک پٹھان P.O عادل گڑھ ضلع گوجرانوالہ۔ گواہ شد نمبر۱۔ جاوید اقبال ناصر وصیت نمبر ۲۵۶۴۹ گواہ شد نمبر۲۔ غلام محمد چک پٹھان۔

مسل نمبر ۲۷۳۱۲:- میں بشریٰ پروین زوجہ عبدالخالق نیر مربی سلسلہ قوم راجپوت پیشہ خانہ داری عمر ۲۲ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن علی پور چٹھہ ضلع گوجرانوالہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲/۱۱/۸۹ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے (۱) زیورات طلائی ۵ تولہ مالیتی -/۱۶۶۳۵ روپے (۲) زیورات چاندی ۲ تولہ مالیتی -/۱۲۰ روپے (۳) حق مہر -/۱۰،۰۰۰ روپے اس وقت مجھے یکصد روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ بشریٰ پروین زوجہ عبدالخالق نیر مربی سلسلہ علی پور چٹھہ ضلع گوجرانوالہ۔ گواہ شد نمبر۱۔ چوہدری نصیر احمد مربی سلسلہ وصیت نمبر ۲۵۱۸۸ گواہ شد نمبر۲۔ محمود احمد شاد مربی سلسلہ وصیت نمبر ۲۵۰۰۳۔

بقیہ: انگریزی سیکھئے

شدہ اسباق سنیں۔ بی۔بی۔سی کے پروگراموں سے بھی استفادہ کیا جا سکتا ہے۔

بہر حال انگریزی سیکھنا ایک مسلسل عمل کے نتیجہ میں ممکن ہے۔ اگر آپ بھرپور توجہ دے رہے ہیں اور لگن کے ساتھ انگریزی سیکھنے کی سعی کر رہے ہیں تو یقیناً آپ چند ہفتوں میں بہت کچھ سیکھ جائیں گے۔ محنت شرط ہے۔

اعلان دارالقضاء۔ ربوہ

مکرم محمد صدیق صاحب مکان نمبر ۲۴/۱۱ محلہ دارالیمن شرقی ربوہ کے ورثاء نے درخواست دی ہے کہ ان کے دو پلاٹ (مکان) جو محلہ دارالیمن میں واقع ہیں۔ یہ دونوں پلاٹ مندرجہ ذیل طریق پر ان کے بیٹوں کے نام منتقل کئے جائیں دیگر ورثاء کو بھی اس سے اتفاق ہے۔

۱۔ قطعہ نمبر ۲۴/۱۱ رانا محمد رفیق صاحب اور رانا محمد سعید صاحب کے نام منتقل کیا جائے۔

۲۔ قطعہ نمبر ۳۰/۱۱ رانا محمد شفیق صاحب اور رانا محمد ادریس صاحب کے نام منتقل کیا جائے۔

لہٰذا بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے کہ اگر کسی وارث یا غیر وارث کو اس انتقال پہ اعتراض ہو تو تیس (۳۰) یوم کے اندر دارالقضاء میں اطلاع دے۔

(ناظم دارالقضاء۔ ربوہ)

مکرم مرزا لطف الرحمٰن صاحب ولد مرزا برکت علی صاحب مختار ورثاء نے درخواست دی ہے کہ محترم قریشی محمد یوسف صاحب بریلوی وفات پا چکے ہیں۔ لہٰذا ان کی جائیداد یعنی پلاٹ نمبر ۲۷/۱ (مکان تعمیر شدہ سمیت) محلہ دارالصدر شمالی ربوہ ان کے ورثاء کے نام منتقل کر دیا جائے۔ ورثاء کی تفصیل یہ ہے

۱۔ محترمہ منیرہ ثروت قریشی صاحبہ (بیوہ)
۲۔ محمد ظفر قریشی صاحب — پسر
۳۔ محمد مبشر قریشی صاحب — ،،
۴۔ محمد امجد قریشی صاحب — ،،
۵۔ محمد اظہر قریشی صاحب — ،،
۶۔ محمد ارشد قریشی صاحب — ،،
۷۔ امتہ الرشید قریشی صاحبہ — دختر
۸۔ امتہ السلام قریشی صاحبہ — ،،
۹۔ نیر قمر قریشی صاحبہ — ،،
۱۰۔ نوشابہ انجم قریشی صاحبہ — ،،

لہٰذا بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے کہ اگر کسی وارث یا غیر وارث کو اس انتقال پر اعتراض ہو تو تیس (۳۰) یوم کے اندر اطلاع دے۔

(ناظم دارالقضاء۔ ربوہ)

PILES CAP
پائلز کیپ
خونی و بادی بواسیر کا شافی علاج۔ سالہا سال کی آزمودہ، مجرب اور تیر بہدف دوا، جس کے استعمال سے خدا تعالیٰ کے فضل سے مکمل شفا ہو جاتی ہے۔
قیمت ۱۵ یوم کورس
-/۴۰ روپے علاوہ محصول ڈاک
تیار کردہ
احمدیہ یونانی دواخانہ
رحمت بازار، ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ایکِ علمی نشست

بزمِ علم و ادب کا ماہوار اجلاس مورخہ ۲۹ جنوری ۱۹۹۰ء بروز پیر شام چار بجے مجلس انصاراللہ پاکستان کے ہال میں منعقد ہوگا جس میں
"قومی تحریکِ آزادی ۔۔۔ مشاہدہ و مطالعہ"
کے موضوع پر مکرم پروفیسر سعود احمد خان صاحب اپنا مقالہ پیش فرمائیں گے۔ اہلِ علم دوست، دعوت نامہ کے ساتھ اجلاس میں شریک ہوکر مستفید ہوں۔

خاکسار مرزا انس احمد
صدر بزم علم و ادب

بقیہ: اخبار احمدیہ

مبلغ دس ہزار روپے مکرم مولانا سلطان محمود صاحب انور ناظر اصلاح و ارشاد مرکزیہ ربوہ نے پڑھا۔

احباب دعا کریں کہ خدا تعالیٰ ان تمام رشتوں کو خیر و برکت کا باعث بنائے۔ اور ثمراتِ حسنہ سے نوازے۔

قدیمی، اوّلین، شہرہ آفاق
۱۹۱۱ء سے ایک ہی نام
دواخانہ حکیم نظام جان
چوک گھنٹہ گھر گوجرانوالہ فون ۳۹۹۷
برانچیں: کراچی: فون نمبر ۴۱۳۲۵۱
لاہور: 1-D-3 گلشن راوی
ملتان: چوک جان محمد معصوم شاہ روڈ
منڈی بہاؤالدین: بالمقابل شاہ تاج شوگر مل
رحیم یار خان: فون نمبر ۴۷۹۹
ربوہ: اقصیٰ چوک کالج روڈ فون نمبر ۵۵۸

صدر صاحبان کی خدمت میں ضروری گذارش

اگر کسی جماعت کے صدر کو قرآن کریم باترجمہ نہ آتا ہو تو براہِ کرم نظارت تعلیم القرآن و وقف عارضی کو مطلع کریں۔

(ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد و تعلیم القرآن و وقف عارضی۔ ربوہ)

خدمتِ خلق کا قابلِ قدر نمونہ

نثار کالونی فیصل آباد میں لوگوں کو عرصہ سے ایک بہت بڑے گندے نالے کی وجہ سے شدید تکلیف کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے۔ مجلس خدام الاحمدیہ دارالذکر فیصل آباد نے وہاں بہت بڑا وقارِ عمل کیا۔ خدمتِ خلق کے جذبہ کے تحت ایک صد سے زیادہ خدام، اطفال و انصار نے اپنے ہاتھوں سے کام کرکے نالے کے کناروں کو تین ٹرالیاں مٹی ڈال کر مضبوط کیا۔ اس طرح محلہ کے ایک حصہ کے لوگ تکلیف سے محفوظ ہوئے۔ آخر میں تنظیم کے فیصل آباد ڈویژن کے قائد عظمت حسین شہزاد صاحب نے اپنے خطاب میں اس عزم کا اظہار کیا کہ وہ ماضی کی طرح آئندہ بھی انسانیت کی خدمت کے لئے ایسے کام کرتے رہیں گے۔

(مجلس خدام الاحمدیہ دارالذکر فیصل آباد)

دماغی امراض
مثلاً مالیخولیا، وہم وسواس، جنون دیوانگی۔ بے خوابی، مراق۔ مرگی۔ نسیان، ہسٹیریا۔
کمزوری دماغ اور تبخیر معدہ کا کامیاب علاج۔
جن مریضوں پر وحشت غالب ہو اُن کا معائنہ کروائیں۔
احمدی حکیم قاضی نذر محمد
قاضی دواخانہ چک چٹھہ رجسٹرڈ
گوجرانوالہ روڈ
متصل حافظ آباد

خبریں

ملکی خبریں

○ چنیوٹ میں ڈاکہ کی ایک واردات کے بعد ایک مشتعل ہجوم نے ایک دوکان میں محبوس سات پولیس والوں کو پتھر مار مار کر ہلاک کر دیا۔ اس سے قبل ڈاکوؤں کی فائرنگ سے ایک نوجوان جاں بحق اور سات شدید زخمی ہوگئے۔ تاہم اہلِ محلہ نے ایک ڈاکو کو زخمی حالت میں پکڑ لیا۔ اس واقعہ کے بعد چنیوٹ شہر میں مکمل ہڑتال ہوگئی۔ سکول کالج بند کر دیئے گئے۔ تمام ٹریفک بلاک ہوگئی۔ مشتعل ہجوم نے تھانہ صدر پر بھی حملہ کیا۔ اسسٹنٹ کمشنر علاقہ مجسٹریٹ اور آنریری مجسٹریٹ کی عدالتوں کا ریکارڈ نذرِ آتش کر دیا گیا۔ پولیس والوں کے بارہ میں عوام کا خیال تھا کہ یہ ڈاکوؤں سے ملے ہوئے ہیں۔ اس سے عوام بپھر گئے۔

○ بے نظیر بھٹو نے کہا ہے کہ ہم اپنے مخالفین سے نہیں ڈرتے۔ وہ ٹیکس چور، لوہا چور اور رشوت خور ہیں۔ انہوں نے کہا کہ ہم پارلیمنٹ کے اندر اور باہر مقابلے کے لئے تیار ہیں۔

○ لاہور کے بدنام ڈاکو جگو کو علاقہ غیر سے گرفتار کر لیا گیا ہے۔

○ وزیرِ اعلیٰ پنجاب مسٹر نواز شریف نے انتظامیہ کو حکم دیا ہے کہ وہ ڈکیتی، چوری، رہزنی کی وارداتوں کا قلع قمع کریں۔

○ اٹارنی جنرل یحییٰ بختیار بدستور اپنے عہدے پر کام کرتے رہیں گے۔ انہوں نے اپنے عہدے سے استعفےٰ دیا تھا جو وزیر اعظم نے نامنظور کر دیا۔

○ ایڈی لیڈ میں پاکستان اور آسٹریلیا کے درمیان دوسرا کرکٹ ٹیسٹ ہار جیت کے فیصلے کے بغیر ختم ہوگیا۔ سکور یہ رہا۔ پاکستان پہلی اننگز ۲۵۷ رنز۔ دوسری اننگز ۳۸۷ نو آؤٹ ہونے پر ڈیکلیئر۔ آسٹریلیا پہلی اننگز ۳۴۱ دوسری اننگز ۲۳۵ چھ آؤٹ۔ مین آف دی میچ وسیم اکرم رہے۔

غیر ملکی خبریں

○ مقبوضہ کشمیر میں بدستور صورتحال بگڑتی چلی جا رہی ہے اور بھارتی حکومت کے رویے کے خلاف عوام میں بے چینی بڑھتی چلی جا رہی ہے۔ مسلمان مظاہرین نے ایک فوجی پٹرول جیپ پر پٹرول بموں سے حملہ کیا۔ پولیس کی فائرنگ سے سات مزید افراد ہلاک اور ۲۵ شدید زخمی ہو گئے۔ فائرنگ کے یہ واقعات سری نگر اور اننت ناگ میں ہوئے۔ مسلمان علماء نے مساجد سے اعلان کیا کہ مقبوضہ کشمیر بھارت کا علاقہ نہیں ہے لہٰذا عوام بھارتی حکومت کو ٹیکس دینا بند کر دیں۔ کشمیر لبریشن فرنٹ کی طرف سے اہتمام کیا گیا ہے جس کے تحت ۲۴ جنوری کو پورے مقبوضہ کشمیر میں عام ہڑتال ہوگی۔ مقامی انتظامیہ نے بھارتی حکومت سے مزید نیم فوجی دستے بھجوانے کی درخواست کی ہے۔

○ اقوام متحدہ کے ایک ترجمان مسٹر گلیانی نے کہا ہے کہ مسئلہ کشمیر سلامتی کونسل کے ایجنڈے پر موجود ہے اور اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل بغور اس مسئلہ کا مطالعہ کر رہے ہیں۔

○ آذربائیجان میں قوم پرست زیرِ زمین چلے گئے ہیں اور انہوں نے اپنا ریڈیو سٹیشن قائم کر لیا ہے جس سے وہ عوام سے رابطہ رکھے ہوئے ہیں۔ مقامی انتظامیہ نے ماسکو سے اپنی فوجیں واپس بلانے کا پرزور مطالبہ کیا ہے۔ دوسری صورت میں وہ استصواب رائے کے حق کو استعمال کریں گے۔ عالمی حلقوں کی طرف سے سوویت یونین پر آذربائیجان اور دیگر ریاستوں کے ساتھ زیادتی کے خلاف دباؤ بڑھتا جا رہا ہے کہ ملک میں موجود بے چینی کو پرامن طریق سے حل کرنے کی بجائے تشدد سے کام لیا جا رہا ہے۔

تریاقِ اٹھراء
اٹھراء کے علاج کیلئے مشہور عالم گولیاں
قیمت مکمل کورس ۔/۶۰

نورِ نظر
اولادِ نرینہ کیلئے
تجربہ شدہ گولیاں
قیمت مکمل کورس ۔/۳۰۰

زود جامِ عشق
موتی و کستوری والا
نمبر ۱
مکمل کورس ۔/۳۶۰

اکسیر معدہ
ہاضمہ کی اصلاح کیلئے
لذیذ اور مفید چورن
قیمت ۔/۵، ۔/۱۰، ۔/۲۰

قندِ شفاء
نزلہ، زکام کھانسی کے لئے
مفید اور آسان جوشاندہ
قیمت فی ڈبی ۔/۷

خورشید یونانی دواخانہ
گولبازار ربوہ
فون دکان ۵۳۸ رہائش ۳۳۸